6

دفتر دوم کے مجاہدین کے وعدوں کی میعاد میں اضافہ

(فرمودہ 9 فروری 1945ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"تحریک جدید دفتر اول کے وعدوں کا وقت تو گزر چکا ہے اور اردو بولنے والوں کے لئے وعدوں کی جو میعاد مقرر تھی وہ میعاد ختم ہو چکی ہے۔ سوائے ایسے لوگوں کے وعدوں کے جو کسی وجہ سے اس تحریک کے گیارھویں سال کا علم ہی حاصل نہیں کر سکے۔ یا ان ممالک کے جن کی اصلی زبان اردو نہیں ہے جیسے بنگال، مدراس وغیرہ۔ یا فوجی لوگ جن تک نہ تو اخبار پہنچتے ہیں اور نہ ان کو ڈاک کے ذریعہ خطوط پہنچتے ہیں کیونکہ ان کی ڈاک بھی بہت کچھ ضائع ہو جاتی ہے۔ گورنمنٹ نے انتظام تو بہت اعلیٰ کیا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ سپاہیوں کی ڈاک اُن تک پہنچتی رہے اور وہ مطمئن رہیں لیکن پچھلے چار پانچ ماہ سے کثرت سے سپاہیوں کو شکایت پیدا ہو رہی ہے کہ ان کو خطوط نہیں ملتے۔ کئی ایسے خطوط آئے ہیں جن میں ان لوگوں نے شکوہ کیا ہے کہ ہم نے کثرت سے خطوط لکھے ہیں لیکن ہمیں ان کا جواب نہیں ملا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ دونوں طرف سے خط و کتابت ہوتی رہی ہے لیکن نہ ان کے خطوط ان کے ماں باپ یا رشتہ داروں تک پہنچے ہیں اور نہ ہی ان کے ماں باپ یا رشتہ داروں کے یا ہمارے خطوط ان تک پہنچ سکے ہیں۔ نہ معلوم اس کی کیا وجہ ہے۔ شاید سپاہیوں کے دور دور پھیل جانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے یا اِس وجہ سے کہ وہ ڈاک کے مرکز سے یعنی جہاں اُن کا بیس (Base) ہے اس سے دور چلے گئے ہیں۔

یا دہلی کے ڈاکخانہ میں کوئی نقص ہے یا کوئی اَور وجہ ہے۔ بہر حال پہلے یہ نقص نہیں تھا لیکن اب چار پانچ ماہ سے کثرت سے یہ شکایت پیدا ہو رہی ہے کہ سپاہیوں کے خطوط ان کے بال بچوں کو نہیں مل رہے۔ اور اگر مل جاتے ہیں تو فوجیوں کو ان کا جواب نہیں ملتا حالانکہ جواب لکھا جاتا ہے۔ پس ایسے حالات میں فوجیوں کو کم از کم اپریل تک وعدہ بھجوانے کی اجازت ہو گی۔ اور اگر یہ ثابت ہوا کہ اُن تک خطوط پہنچنے میں دقت پیدا ہو رہی ہے تو پھر بعد میں بھی اجازت ہو گی۔ یا غیر ممالک کے لوگ ہیں جن کے وعدوں کی میعاد گزشتہ سالوں میں بھی جون تک مقرر ہوتی تھی۔ اس سال بھی ان کے لئے جون تک میعاد مقرر ہے۔ وہ جون کے آخر تک اپنے وعدے بھیج سکتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کے لوگوں تک اطلاعات پہنچنا اور پھر ہمارے سلسلہ کے کارکنوں کا ہر جگہ یہ اطلاع پہنچا کر لوگوں سے وعدے لینا مشکل ہوتا ہے۔ چنانچہ امریکہ کے نویں سال کے وعدے جولائی کے چلے ہوئے ہمیں یہاں اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں آکر ملے تھے۔ پس ان لوگوں کے سوا باقی لوگوں کے وعدوں کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ مگر دفتر دوم کے متعلق چونکہ ہم نے نئے سرے سے ایک اَور پانچ ہزاری فوج قائم کرنی ہے اس لئے اس کی میعاد کو ابھی ختم نہیں کیا جاتا۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آہستہ آہستہ اس تحریک کی بنیاد ایسے رنگ میں رکھ دی ہے کہ اس کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تبلیغی مشنوں کی جڑیں مضبوط کر دی جائیں۔ جماعت کے وہ دوست جنہوں نے پہلے دس سالوں میں حصہ لیا تھا ان میں سے اکثر 19 سال کی سکیم میں شامل ہو چکے ہیں اور انہوں نے گیارہویں سال کے وعدے لکھوا دیئے ہیں۔ اور جو باقی ہیں وہ ایسے ہیں جو دوسرے ممالک میں ہیں یا جو فوج میں ہیں یا ایسے صوبوں میں ہیں جن کی زبان اردو نہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو غالباً دس سال کے بعد حصہ لینا چھوڑ بیٹھے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دس سال حصہ لینے کے بعد اب ضروری نہیں رہا کہ گیارہویں سال میں بھی ہم حصہ لیں۔ اول تو پہلے دس سالوں میں حصہ لینا بھی فرض نہیں تھا۔ بار بار میں بتا چکا ہوں کہ یہ تو طوعی چندہ ہے جس کی مرضی ہو اس میں شامل ہو اور جس کی مرضی نہ ہو وہ شامل نہ ہو تو بقیہ نو سال حصہ لینا تو اَور بھی طوعی ہے کیونکہ جو دس سال میعاد

مقرر کی گئی تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ باقی جیسے میں نے بتایا تھا اگر کوئی صاحبِ توفیق ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی خدمت کا جذبہ پایا جاتا ہے تو طوعی کہنا تو الگ رہا اگر لوگ اس کے رستہ میں روک بن کر کھڑے ہو جائیں تب بھی وہ راستہ نکال کر ضرور اس میں حصہ لے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں جو محبت خدا تعالیٰ کی پائی جاتی ہو گی اس محبت کی وجہ سے کوئی چیز اُس کو اسلام کی خدمت کا کام کرنے سے روک نہیں سکے گی۔ دنیا میں مختلف قسم کے کام ہوتے ہیں۔ کوئی کام جبری ہوتا ہے لیکن وہ جبری، سیاسی جبری نہیں ہوتا جیسے ماں باپ اپنے بچوں سے کام لیتے ہیں۔ کوئی کام طاقت سے کروایا جاتا ہے جیسے کسی کو مار پیٹ کر اس سے کام کرایا جائے۔ کوئی کام سیاسی جبری ہوتا ہے کہ اگر کوئی اس کام کو کرنے سے انکار کرے تو اسے قید میں ڈالا جاتا ہے۔ لیکن دینی کام تو ہمیشہ طوعی ہی رہے ہیں اور طوعی ہی رہیں گے۔ اور طوعی کاموں میں ہی برکتیں ہوتی ہیں۔ مار مار کر کسی کو نماز پڑھانا نماز پڑھنے والے کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتا۔ وہ نماز جس میں کھڑے ہو کر وہ یہ سوچتا رہے کہ مجھے فلاں نے مار کر نماز پڑھائی ہے ورنہ میں کیوں پڑھتا تو اس کی نماز نماز نہیں ہو گی۔

حضرت بابا نانکؒ کے متعلق ایک بات مشہور ہے نامعلوم وہ کہاں تک سچی ہے لیکن وہ بڑی اچھی بات ہے۔ غالباً پشاور کی کسی مسجد میں بابا صاحبؒ نے امام کے پیچھے نماز پڑھنی شروع کی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز توڑ کر الگ پڑھنی شروع کر دی۔ سلام پھیرنے کے بعد امام نے پوچھا کہ آپ نے جماعت کے ساتھ نماز توڑ کر الگ نماز کیوں شروع کر دی؟ یہ تو آپ نے نہایت نادرست اور تقویٰ کے خلاف کام کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں کمزور آدمی ہوں آپ کے پیچھے نماز کس طرح پڑھ سکتا تھا۔ بات یہ تھی کہ نماز پڑھاتے وقت امام کے دل میں جو خیالات گزر رہے تھے وہ بابا صاحبؒ پر کشف میں ظاہر ہو گئے۔ امام جب نماز پڑھانے کے لئے گھر سے آیا تو وہ یہ سوچ رہا تھا کہ میرا گزارہ امامت سے نہیں ہوتا کوئی اَور کام کرنا چاہیے۔ اس نے سوچا کہ جو قافلہ تجارت کرنے کے لئے یہاں سے بخارا جا رہا ہے کسی سے کچھ روپیہ قرض لے کر اس کا سامان خرید کر بخارا بھیج دوں۔ اس سامان کو فروخت کر کے وہاں سے کوئی اَور سامان خرید لائیں گے۔ اسے یہاں فروخت کر کے اس کا پھر اَور سامان خرید کر بخارا بھیجوں گا۔

اور پھر وہاں سے اس کا اَور سامان اور قالین وغیرہ منگواؤں گا۔ اور پھر کچھ سامان بنگال وغیرہ کی طرف بھیجوں گا اور اس طرح تجارت کر کے بہت سا روپیہ کماؤں گا۔ تو یہ خیالی سکیم بناتا ہوا وہ گھر سے آیا اور جب نماز میں کھڑا ہوا تو وہی خیالات دماغ میں جاری رہے۔ منہ سے کہہ رہا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ 1 اور دماغ کبھی قالین خریدنے بخارا جارہا تھا اور کبھی بنگال کی طرف تجارت کرنے جارہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کشف میں یہ نظارہ بابا صاحبؒ کو دکھا دیا اور انہوں نے امام کے پیچھے نماز چھوڑ کر الگ پڑھنی شروع کر دی۔ اور جب امام نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت! آپ تو قوی آدمی ہیں آپ نے لمبے لمبے سفر شروع کر دیئے میں کمزور آدمی ہوں آپ کے پیچھے پیچھے مجھ سے بخارا اور بنگال نہیں جایا جاتا۔ اس لئے میں نے الگ نماز پڑھ لی۔

تو انسان اپنے جذبات میں اسی طرح بہنے کا عادی ہوتا ہے۔ جس کو مار پیٹ کر نماز پڑھائی جائے گی اُس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خیال آئے گا کس طرح۔ اُس کے دل میں تو شکوے گلے چلتے چلے جائیں گے کہ فلاں شخص نے مجھے مار کر نماز پڑھائی ورنہ میں کیوں پڑھتا۔ نماز تو اُسی کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے پڑھے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے نماز پڑھے گا اس کے دل میں الٰہی محبت کے خیالات پیدا ہوں گے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی خواہش اس کے دل میں سوز و گداز پیدا کرے گی۔ اور اس کی وجہ سے وہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا۔ ورنہ یہ چیز اگر اس کے دل میں نہیں ہوگی تو اس کے دل میں جس قسم کے خیالات ہوں گے نماز میں بھی وہ خیالات اُسے اپنی طرف کھینچ لیں گے۔ امام بے شک اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ 2 پڑھ رہا ہوگا مگر یہ اس کے پیچھے کھڑا اپنے خیالات کی دنیا میں بہتا چلا جائے گا اور اس کی نماز صرف ظاہری نماز ہوگی باطنی نہیں ہوگی۔

پس دین کے ایسے کام جو جبر سے کرائے جائیں وہ کبھی بھی نفع رساں نہیں ہوتے۔ بچوں پر جبر کرنا بے شک جائز ہوتا ہے تا کہ انہیں عادت ڈالی جائے۔ بچے کے ماں باپ اگر اس پر جبر کر کے نماز پڑھاتے ہیں یا بورڈنگ کا سپرنٹنڈنٹ جبر کر کے نماز پڑھاتا ہے تو وہ نماز بچے کی نماز نہیں ہوتی بلکہ اُس کے ماں باپ یا بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ کی ہوتی ہے۔ جب تک بچے

کے دل میں یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ میں خدا کے لئے نماز پڑھتا ہوں اُس وقت تک اگر اس کے ماں باپ اُس کو نماز پڑھاتے ہیں تو اُس کا ثواب اُس کے ماں باپ کو ملے گا۔ اور اگر بورڈنگ کا سپرنٹنڈنٹ نماز پڑھاتا ہے تو اس نماز کا ثواب سپرنٹنڈنٹ کو ملے گا۔ اور اگر اس بچے کے ماں باپ اس کو نماز پڑھانے میں کوتاہی کرتے ہیں یا سپرنٹنڈنٹ نماز پڑھانے میں کوتاہی کرتا ہے تو بچے سے پُرسش نہیں ہوگی کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی۔ بلکہ اُس کے ماں باپ یا سپرنٹنڈنٹ سے پُرسش ہوگی کہ کیوں تم نے نماز نہیں پڑھی۔ یعنی کیوں تم نے بچے سے نماز نہیں پڑھوائی۔ لیکن جس وقت بچے کے دل میں احساس پیدا ہو جائے کہ میرا ایک مالک اور آقا ہے اور میں نے اس کی عبادت کرنی ہے اور اس سے اپنے تعلقات بڑھانے ہیں اور اس کی محبت کو اپنے دل میں پیدا کرنا ہے اُس وقت سے اس کی نماز اس کی ہو جاتی ہے خواہ اس کی عمر چار پانچ سال کی ہو یا دس سال کی ہو یا بارہ سال کی ہو۔ جس وقت یہ احساس پیدا ہو جائے گا اُس وقت سے اُس کی نماز ہو گی۔ اُس سے پہلی اس کی نماز نہیں بلکہ اس کے ماں باپ یا بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ کی نماز ہو گی۔

یہ مَیں اس لئے کہتا ہوں کہ اِس وقت بچے میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ یہ میں تعیین نہیں کرتا کہ بچے کی نماز کس وقت سے شروع ہوتی ہے کیونکہ بعض بچے بڑے ذہین ہوتے ہیں اور بعض کم ذہین ہوتے ہیں۔ بعض بچے چودہ پندرہ سال کے ہو کر بھی ایسے ہوتے ہیں جیسے پانچ چھ سال کا بچہ اور بعض پانچ چھ سال کے بچے ایسے ذہین ہوتے ہیں جیسے چودہ پندرہ سال کا نوجوان۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو چھ سات سال کی عمر میں اٹھارہ انیس سال کی عمر والوں سے بھی زیادہ ذہین اور زیادہ عقلمند ہوتے ہیں۔

امام شافعیؒ کی نسبت آتا ہے وہ کہتے تھے میں چھ سات سال کی عمر کا تھا جبکہ اچھی طرح قرآن مجید سمجھنے لگ گیا تھا۔ اور وہ نو سال کے تھے جب انہوں نے گھر کی تعلیم ساری حاصل کر لی۔ اور بارہ تیرہ سال کی عمر میں امام مالکؒ کے پاس جا کر ان کے شاگرد ہو گئے۔ امام مالکؒ نے اپنے شاگردوں کو حکم دے رکھا تھا کہ جب وہ مجلس میں سبق پڑھنے کے لئے آئیں تو کاپیاں اور قلم دوات لے کر آئیں اور جو سبق میں انہیں پڑھاؤں اسے لکھیں۔ جب امام شافعیؒ وہاں پہنچے تو

سینکڑوں شاگرد امام مالکؒ کے گرد گھیرا ڈال کر بیٹھے تھے۔ یہ ان میں سے گزر کر آگے آکر بیٹھ گئے۔ کسی نے انہیں بچہ ہونے کے لحاظ سے کچھ نہ کہا کہ بچہ ہے جہاں چاہے بیٹھ جائے۔ دو تین دن بیٹھے رہے امام مالکؒ کی نظر ان پر پڑی تو انہوں نے کہا بچے! تم یہاں کیا کرتے ہو؟ کہنے لگے میں آپ کا شاگرد بنا ہوں اور سبق پڑھتا ہوں۔ امام مالکؒ نے کہا سبق، تم نے سبق کیا پڑھنا ہے یہ دوسرے لوگ جو سبق پڑھ رہے ہیں قلم دوات اور کاپیاں ان کے پاس ہیں اور وہ سبق ساتھ کے ساتھ لکھتے جارہے ہیں مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لکھتے لکھاتے کچھ نہیں تم کیا سبق پڑھو گے۔ امام شافعیؒ نے جواب دیا کہ ان کو لکھنے کی حاجت ہو گی اس لئے یہ لکھتے ہیں مجھے لکھنے کی حاجت نہیں۔ امام مالکؒ نے سمجھا بچپن کی شوخی کی وجہ سے ایسی بات کرتا ہے۔ لیکن امام شافعیؒ نے ان سے کہا کہ اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو تجربہ کر لیجئے۔ ابھی جب آپ اپنے شاگردوں سے سبق سنیں گے تو میں آپ کو بتاتا جاؤں گا۔ امام مالکؒ باقاعدہ اپنے شاگردوں سے سبق سنا کرتے تھے کہ کل میں نے کیا بیان کیا تھا۔ جب انہوں نے ایک شاگرد سے سننا شروع کیا تو امام شافعیؒ نے اس کو ٹوکنا شروع کیا۔ پیشتر اس کے کہ امام صاحب اُس شاگرد کی غلطی نکالتے امام شافعیؒ اُسے ٹوک دیتے کہ یوں نہیں امام صاحب نے یوں بتایا تھا اور وہ ٹھیک ہوتا۔ یہ دیکھ کر امام مالکؒ نے کہہ دیا کہ تم کو یہ شرط معاف ہے۔ تم کو کاپی اور قلم دوات کی ضرورت نہیں۔
لیکن ہر آدمی تو شافعی نہیں بن جاتا۔ ہر شخص الگ الگ ذہن کا مالک ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ کونسی عمر میں بچہ کی نماز اس کی نماز ہوتی ہے۔ اگر اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ میں خدا کی نماز پڑھتا ہوں، اگر اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ نماز کا چھوڑ دینا اس سے زیادہ خطرناک ہے جتنا کہ مر جانا، اگر اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہو چکا ہے کہ نماز کے ذریعہ میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کروں تو جس عمر میں بھی یہ احساس پیدا ہو جائے اُس عمر میں اُس کی نماز اس کی ہو جاتی ہے ماں باپ یا سپرنٹنڈنٹ کی نماز نہیں رہنی چاہیے۔ چار پانچ سال کے بچے کے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے تو یہ بات اس کے متعلق نہیں کہ اس کی نماز اپنی نماز نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے متعلق ہے جس کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوا کہ میں خدا کی نماز پڑھتا ہوں بلکہ ماں باپ نے کہا کہ نماز پڑھ تو میں نے نماز پڑھی۔

جس کی حالت یہ ہو کہ اگر کوئی اسے روکے کہ نماز نہیں پڑھنی اور خواہ اس پر سختی کی جائے اور اس کو زخمی کر دیا جائے اور اسے گھسٹ کر جا کر نماز پڑھنی پڑے تو بھی وہ نماز نہ ترک کرے تو اس کی نماز اس کی نماز ہے۔ خواہ یہ خیال تین چار سال کے بچہ میں پیدا ہو جائے۔ بہرحال میں بتا رہا تھا کہ دینی کام ہمیشہ طوعی ہی ہوتے ہیں۔ جب عبادت میں بھی وہی عبادت فائدہ مند ہوتی ہے جو طوعی ہو اور دل کی محبت کے ساتھ کی جائے تو یہ چندے تو اس سے زیادہ طوعی ہیں۔ پس تحریک جدید کا ابتدائی دَور بھی طوعی تھا اور یہ دَور بھی طوعی ہے۔ ہر شخص جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی خدمت کے لئے اس میں حصہ لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کی قربانی کو قبول کرے گا اور اسے اپنی طرف بڑھنے کا موقع دے گا۔ اور ہر وہ شخص جو کسی مجبوری کی وجہ سے حصہ نہیں لیتا مگر اُس کا دل چاہتا ہے کہ حصہ لے تو خدا تعالیٰ اس کی دلی خواہش اور کوشش کو ضائع نہیں کرے گا اور اس کے لئے ان برکتوں میں حصہ لینے کے سامان پید کر دے گا۔ لیکن ہر وہ شخص جس کے دل میں اسلام کی محبت نہیں رہی اور باوجود طاقت رکھنے کے اور دیکھنے کے کہ مجھ سے زیادہ غریب آدمی حصہ لے رہے ہیں وہ حصہ نہیں لیتا اور سمجھتا ہے کہ اس میں حصہ لینا طوعی ہے اور ہمیں کوئی مجبور نہیں کرتا کہ ہم اس میں ضرور حصہ لیں تو وہ شخص اپنی عاقبت کا خود ذمہ دار ہے۔ ہم نہ اس کے ٹھیکیدار ہیں اور نہ ذمہ دار۔ اگر وہ سمجھتا ہے کہ خدا کے پاس اس کے اعمال کا بڑا ذخیرہ پڑا ہے اور زیادہ اعمال کی مجھے ضرورت نہیں تو وہ بے شک مطمئن ہو۔ لیکن اگر خدا کے سامنے اس کے ذخیرۂ اعمال میں سے بہت سے اعمال کھوٹے بھی ہیں تو پھر اگر یہ طوعی اعمال کو ضائع کرتا ہے تو اس سے زیادہ قابلِ افسوس اور قابلِ حسرت حالت میں اور کون ہو سکتا ہے۔

تو یہ جو طوعی چندوں کا سلسلہ ہے اس میں اکثر دوستوں نے حصہ لے لیا ہے گو اِس وقت تک اس رقم کی مقدار اُتنی تو نہیں جتنی ایک سال کے لئے ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا تھا تبلیغی مشنوں کو چلانے کے لئے ہمیں اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ لیکن کل تک جو رپورٹ میرے پاس آچکی ہے اس کے حساب سے دو لاکھ پندرہ ہزار کے وعدے آچکے ہیں۔ چونکہ ابھی بیرونجات سے وعدے آنے ہیں اور فوجیوں کی طرف سے بھی اور ان

علاقوں کی طرف سے بھی ابھی وعدے آنے ہیں جن کی اصلی زبان اردو نہیں ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ غالباً دو لاکھ تیس ہزار روپیہ سے لے کر دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ تک کوئی رقم ان وعدوں کی ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نویں سال تک تبلیغی سکیم کے چلانے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں ہم نے تحریک جدید دفتر دوم کی دوسری پانچ ہزاری فوج کا انتظام کرنا ہے۔ پہلی فوج کا انتظام زیادہ مشکل نہیں تھا اس لئے کہ جماعت ساری کی ساری خالی پڑی تھی اور اس میں سے لوگ چُننے تھے۔ جیسے پہلی دفعہ بھرتی ہوتی ہے تو آسانی سے آدمی مل جاتے ہیں۔ لیکن دوسری دفعہ بھرتی مشکل ہوتی ہے کیونکہ بہت سارے آدمی بھرتی ہو چکے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح تحریک جدید کی پہلی پانچ ہزاری فوج کا تیار کرنا آسان تھا کیونکہ جماعت کے سب آسودہ حال آدمی بار سے خالی تھے۔ لیکن اب دوسری پانچ ہزاری فوج کا تیار کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ اب اکثر مالدار اور بہت سارے درمیانہ طبقہ کے لوگ پہلی تحریک میں شامل ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ سے اب دوسری نئی فوج بنانا پہلی فوج کی طرح آسان نہیں مشکل ہے۔ لیکن اس عرصہ میں کئی نئے احمدی بھی آئے ہیں اور کئی بچے بھی جوان ہو چکے ہیں اور ابھی نو سال تک پہلی پانچ ہزاری فوج نے بوجھ اٹھانا ہے۔ اور نو سال کے بعد اس دوسری پانچ ہزاری فوج نے بوجھ اٹھانا ہو گا۔ تو یہ نو سال کا عرصہ اس دوسری فوج کو منظم کرنے کے لئے پڑا ہے۔

پس ہمیں چاہیے کہ کوشش کر کے اس نئی پانچ ہزاری فوج کو تیار کریں۔ کئی نئے احمدی ہوئے ہیں، کئی بچے تھے جو اَب جوان ہو چکے ہیں یا بعض کمزور آدمی جو پہلی تحریک میں شامل نہیں ہوئے تھے وہ اب اس دَور میں شامل ہوں۔ جب انسان کے دل میں نیکی ہوتی ہے تو وہ نیکی انسان سے بعض دفعہ کمزوری کے بعد طاقت کے زمانہ سے بھی زیادہ کام کرا دیتی ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے کہ اس دوسری پانچ ہزاری فوج میں بعض ایسے آدمی شامل ہوئے ہیں جن کی مالی حیثیت پہلے سے خراب ہے وہ پہلے دَور میں پانچ روپے دے کر شامل ہو سکتے تھے لیکن وہ اُس وقت شامل نہ ہوئے اور اب ان کے دل میں افسوس پیدا ہوا کہ ہم نے پہلے دَور کا وقت گزار دیا اور ہم سے سستی ہوئی کہ ہم اُس میں شامل نہ ہوئے۔ اب ہم ایک ماہ کی آمد

دے کر نئے دَور میں شامل ہوتے ہیں۔ جب ان سے پانچ روپے مانگے گئے تو انہوں نے نہیں دیئے۔ لیکن اب پچاس روپے کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے دے دیئے حالانکہ ان کی مالی حالت پہلے سے خراب ہے۔ اب ان کے دل میں افسوس پیدا ہوا کہ کاش! ہم پہلے دَور میں شامل ہو جاتے اور اُس میں ہمارا نام آجاتا۔ مگر ہم پہلے دَور میں شامل نہ ہوئے۔ اب اس کا کفارہ یہ ہے کہ زیادہ روپے دے کر اس دوسرے دور میں شامل ہوں۔ اسی طرح اب جو دوسرے دَور میں شامل نہیں ہوں گے ان میں سے کئی ہوں گے جو تیسرے دَور میں شامل ہوں گے اور ان کے دل میں افسوس پیدا ہو گا کہ ہم دوسرے دَور میں کیوں شامل نہ ہوئے۔ اور اُس وقت اگر ان سے اِس سے بھی زیادہ رقم کا مطالبہ کیا جائے گا تو وہ زیادہ دے کر تیسرے دور میں شامل ہو جائیں گے۔ اور اس تحریک کو آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ ایسی شکل دے دے گا کہ جب تک ہماری جماعت زندہ ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کے لئے تبلیغ کا راستہ کھلتا چلا جائے گا۔ کیونکہ ہر نو سال کے بعد دوسری پانچ ہزاری فوج پہلی فوج کی جگہ لینے کے لئے آجائے گی۔ دس سال تک ہر پانچ ہزاری فوج تبلیغ کے اخراجات کا بوجھ اٹھائے گی اور نو سال تک اس کا چندہ ریزرو فنڈ میں جمع ہوتا رہے گا۔ آج جس دوسری پانچ ہزاری فوج کا میں نے اعلان کیا ہے اس نے نو سال کے بعد کام شروع کرنا ہے اور اس کے بعد دس سال تک بوجھ اٹھانا ہے نو سال تک اس کا جو چندہ ہو گا وہ ریزرو فنڈ میں جمع ہوتا رہے گا۔ جس کی غرض یہ ہو گی کہ اگر نو سال کے بعد اس دوسری فوج نے پورا بوجھ اٹھا لیا تو پھر اس رقم سے ریزرو فنڈ کو اَور مضبوط کیا جائے گا۔ اور اگر خدانخواستہ اس کی رقم اڑھائی لاکھ کی نہ بنتی ہو تو پھر اس جمع شدہ رقم سے اس کمی کو پورا کیا جائے گا۔ اس کے بعد پھر اَور بچے جوان ہو جائیں گے اور کئی نئے احمدی بھی ہوں گے اور ان کے لئے دینی کاموں کے لئے قربانی میں حصہ لینا اُسی طرح ضروری ہو گا جیسے ہمارے لئے ضروری ہے۔ جس طرح جو مبلغین آج تبلیغ کے لئے جائیں گے آج سے کچھ سال بعد اَور نوجوان مبلغین کی ضرورت ہو گی جو ان کی جگہ لیں۔ اسی طرح دوسری پانچ ہزاری فوج نو سال کے بعد روپے کا بوجھ اٹھائے گی اور دس سال تک اٹھاتی چلی جائے گی۔ اور آج سے نو سال کے بعد جب یہ فوج بوجھ اٹھا لے گی تو پھر تیسری فوج آگے آئے گی جو نو سال

تک اپنا چندہ ریزروفنڈ میں جمع کرے گی۔ اور جب دوسری فوج کی قربانی کی میعاد ختم ہو جائے گی تو پھر دس سال تک یہ تیسری فوج اس بوجھ کو اٹھائے گی اور اللہ تعالیٰ چاہے تو اس صورت میں یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔

پس یہ ایک ایسی تحریک ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے ذریعہ تبلیغ کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ قائم کر دی گئی ہیں۔ آج سے دس سوا دس سال پہلے جب میں نے اسی ممبر سے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا اُس وقت میرے وہم و گمان میں بھی یہ سکیم نہیں تھی جو آج میرے ذہن میں ہے۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس سکیم کے لئے اگر آج اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ کا بجٹ ہے تو کچھ عرصہ کے بعد پانچ لاکھ۔ پھر دس لاکھ، پھر بیس لاکھ، پھر چالیس لاکھ، پھر اسّی لاکھ، پھر کروڑ اور پھر دو کروڑ اور پھر چار کروڑ روپیہ سالانہ بجٹ کی ضرورت ہو گی (کیونکہ پانچ ہزاری مبلغوں کی فوج کا خرچ چار کروڑ ہوتا ہے) کیونکہ ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ کرنی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انگلستان کی ایک مشنری انجمن کا بجٹ ایک کروڑ روپیہ سالانہ ہے اور باقی ممالک کی انجمنیں اس کے علاوہ ہیں۔ جب ہم نے ان سب کا مقابلہ کرنا ہے تو ہم کو بھی ہزاروں مبلغ اور کروڑوں روپے کے بجٹ کی ضرورت ہو گی۔ گو ابھی وہ وقت نہیں آیا مگر تحریک جدید نے اس کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے تین قسم کی آمدنیاں تبلیغ کے لئے پیدا ہوں گی۔ ایک آمدن جائیداد کی جو اس طرح محفوظ رکھی جائے گی کہ تبلیغی سلسلہ کو وسیع کرنے میں کام آئے۔ دوسرا حصہ آمدن کا وہ ہے جو ہر پانچ ہزاری فوج دس سال تک مہیا کرے گی جو ساتھ کے ساتھ خرچ ہو گا۔ اور تیسرا حصہ آمدن کا وہ ہے جو ہر پانچ ہزاری فوج نو سال تک ایسے زمانہ میں پیدا کرے گی جبکہ پہلی پانچ ہزاری فوج بوجھ اٹھائے ہوئے ہو گی جو یا تو ریزروفنڈ میں جائے گا یا اگر خدانخواستہ کوئی پانچ ہزاری فوج دس سال پورا بوجھ نہ اٹھا سکی تو کمی پوری کرنے میں خرچ ہو گا۔

پس یہ تین ذرائع آمدنی کے ہیں اور تینوں کو ہم نے پورا کرنا ہے۔ ہماری پہلی پانچ ہزاری فوج نے خدا تعالیٰ کے فضل سے دس سالہ دَور کو کامیابی سے نبھایا ہے میں امید کرتا ہوں اور دعا بھی کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کی دس سالہ قربانی کے بدلہ ان کو توفیق دے کہ

آئندہ نو سال میں اپنے اخلاص اور محبت اسلام کے جذبہ کو اعلیٰ دکھاتے ہوئے اس دور کو کامیابی کے ساتھ ختم کریں۔ اس کے بعد دوسری پانچ ہزاری فوج کو خدا تعالیٰ کھڑا کر دے اور لاکھوں لاکھ آدمی نئے جماعت میں داخل ہو کر اور ہزاروں ہزار بچے جوان ہو کر اس بوجھ کو اٹھا لیں۔ اِس وقت تک دفتر دوم کے تیس ہزار سے زیادہ کے وعدے آچکے ہیں۔ مگر میں نے بتایا ہے کہ اس سکیم کو چلانے کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے اس لئے میں تحریک جدید کے دورِ ثانی یعنی دفتر دوم والوں کے وعدوں کی میعاد کو ختم نہیں کرتا۔ دفتر اول والوں کی میعاد تو ختم ہو چکی ہے لیکن دفتر دوم والوں کے لئے دو ماہ کی میعاد اَور بڑھاتا ہوں یعنی سات اپریل تک وہ اپنے وعدے بھجوا سکتے ہیں۔ اس عرصہ میں دفتر اول والوں کو بھی چاہیے کہ جہاں انہوں نے انیس سال تک قربانی کرنے میں حصہ لیا ہے وہاں اس رنگ میں بھی وہ دائمی ثواب حاصل کریں کہ دفتر اول کا ہر مجاہد یہ کوشش کرے کہ دفتر دوم میں حصہ لینے والا ایک مجاہد کھڑا کرے۔ اس طرح دفتر دوم والوں کا ثواب دفتر اول والوں کو بھی ملتا رہے گا۔ پھر دفتر دوم والے آگے دفتر سوم والوں کو کھڑا کریں گے اور اس طرح دفتر اول والوں کے ثواب کا سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ اور جہاں ان کو اپنے روپے کا ثواب ملے گا ساتھ ہی دفتر دوم اور دفتر سوم والوں کے روپیہ کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کو نیکی کی تحریک کر کے اُسے نیکی پر قائم کرتا ہے تو اس نیکی کا ثواب تحریک کرنے والے کو بھی ہوتا ہے۔3 رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فتویٰ کے مطابق جب دفتر اول والے کوشش کر کے دفتر دوم کے لئے آدمی تیار کریں گے تو خدا تعالیٰ دفترِ اول والوں کو دفتر دوم والوں کے ثواب میں بھی شامل کرے گا۔ تو یہ دو ماہ کی مہلت میں اس لئے دیتا ہوں کہ ہر دفتر اول والے کو چاہیے کہ وہ تحریک کر کے کم از کم ایک آدمی دفتر دوم میں حصہ لینے کے لئے کھڑا کرے۔ اسی طرح جو لوگ دفتر دوم میں شامل ہو چکے ہیں اُن کو چاہیے کہ دوسرے لوگوں میں تحریک کر کے اِس تعداد کو بڑھائیں۔ اور اُن کو کوشش کرنی چاہیے کہ یہ پانچ ہزار کی تعداد پوری ہو جائے۔ پہلے بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں تھا کہ اُس نے دَورِ اول کی تکمیل کے لئے رستہ کھول دیا اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنے

فضل سے لوگوں کے دلوں کو کھول دے اور دَورِ ثانی کی تکمیل کے سامان پیدا کر دے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے نئے آنے والے بھائیوں اور پچھلی نسلوں کو جنہوں نے پہلے دور میں حصہ نہیں لیا یا جن کو توفیق نہیں ملی کہ وہ دَور اول میں حصہ لیں توفیق دے کہ وہ اب دَورِ ثانی میں حصہ لیں۔ اور خدا تعالیٰ جماعت کی بیداری کو قائم رکھے کہ پہلی کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی پانچ ہزاری فوج آگے آکر اس بوجھ کو اٹھاتی رہے اور قیامت تک یہ سلسلہ چلتا چلا جائے۔ بلکہ پانچ ہزاری کی بجائے پھر یہ تعداد بڑھتی چلی جائے اور پانچ ہزار کے بعد دس ہزار اور دس ہزار کے بعد بیس ہزار اور بیس ہزار کے بعد پچاس ہزار کی فوج آگے آئے اور اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعا مانگی ہے کہ ایک لاکھ سپاہی مجھے دیا جائے خدا کرے کہ ایک لاکھ نہیں بلکہ کئی لاکھ سپاہی ہمیشہ ہمیش کے لئے اسلام کی خدمت کے لئے احمدیت میں پیدا ہوتے رہیں جو تبلیغِ اسلام کا بوجھ اُٹھاتے چلے جائیں۔ ہم کمزور ہیں، ہمارے ارادے بھی کمزور ہیں اور ہماری تمام کوششیں اُس وقت تک بیکار ہیں جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت نہ آئے۔ ہماری غریب جماعت میں سے پانچ ہزار آدمیوں کا نکلنا اور اسلام کی خدمت کے لئے مشقت اٹھا کر اور اپنے بیوی بچوں کو تکلیف میں رکھ کر سال بسال محنت کر کے اور پیسہ پیسہ جوڑ کر ایسے سامان پیدا کرنا جس سے تبلیغِ اسلام جاری رہے خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ اتنی مقبول قربانی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے مال میں اتنی برکت دے دی کہ اُس کے فضل و کرم سے اس روپیہ سے چار سو مربع زمین پیدا کرنے کی طاقت مل گئی۔ جس کی آمدنی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے دین کی خدمت ہو سکے۔ اُس خدا سے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری اس حقیر اور کمزور قربانی میں مزید برکت دے دے اور ہمارا یہ روپیہ قیامت تک دین کی خدمت میں لگا رہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے بچوں اور عزیزوں اور دوستوں کے دلوں میں یہ تحریک جاری رکھیں اور کم از کم اتنی ہی تعداد دوسرے دور میں حصہ لینے والوں کی پیدا کر سکیں اور یہ تعداد بڑھتی چلی جائے۔ اور ہماری اس حقیر قربانی کے ذریعہ ایسا بیج بویا جائے جس میں سے ایسا درخت اُگے کہ ساری دنیا اس کے سایہ تلے آرام کرے

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام روشن ہو اور خداتعالیٰ کی بادشاہت جیسی کہ آسمان پر ہے زمین پر بھی قائم ہو۔ آمین“ (الفضل مورخہ 17 فروری 1945ء)

1: الفاتحۃ: 2

2: الفاتحۃ: 4

3: مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 274 مطبوعہ بیروت 1313ھ